© rasailojaraid.com

ہوٹلوں کے مستقل کمرے، جہاز کرلیتا اور یونانی جزیرہ اسکورپس شامل ہیں۔ یہ جوڑا ۱۶ لاکھ روپیہ فی ہفتہ کس طرح خرچ کررہا ہے، اس کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے۔ کہ امریکی خاتون جیکولین نے گلاتی مادا کے مکان کی جدید آرائش پر ۵۰ لاکھ تک روپیہ خرچ کردیا۔۔۔ کاش! مسلمان خلفاء و سلاطین کے محلاتی افسانوں اور عرب شیوخ کے حرم سراؤں کے دردن خانہ افسانوں کو گھڑنے اور بڑھا چڑھا کر پیش کرنے والا عیار یورپ اپنی ایک فاحشہ خاتون کی اس بیرون خانہ پُر عیش زندگی سے بھی کچھ عبرت لے۔ اسراف و تبذیر کی یہ ایک ادنیٰ جھلک امریکہ کی خاتونِ اوّل کی ہے جہاں کا سب سے بڑا مسئلہ اب بھی وہاں کے ذمہ دار اخبار ٹائم کے نزدیک افلاس اور عزبت ہے۔" ـــــ مسلمان تو کیا دنیا کی ساری اقوام نے ملکر بھی خرمستی اور طبقاتی تفاوت کا اتنا سیاہ مظاہرہ نہ کیا ہوگا۔ یہ سہرا بھی اسی امریکہ کے سر ہے، جو آج انسان کے بنیادی حقوق کا سب سے بڑا دعویدار بن کر انسانی لاشوں پر دندناتا پھر رہا ہے۔

یہ تو معاشی عدم توازن کی ایک مثال تھی، اخلاق اور انسانی اقدار کی پائمالی جس بے دردی سے ہو رہی ہے، اس کی کچھ جھلک وہاں کے جنسی اور اخلاقی جرائم کے بڑھتے ہوئے اعداد و شمار سے دیکھی جا سکتی ہے، یورپ خلاؤں میں جتنا بڑھتا جارہا ہے، اتنا ہی اخلاق اور انسانیت کے لحاظ سے قعر ذلت میں گرتا جارہا ہے۔ اُسے کون سمجھائے کہ انسانی کرامت و شرافت کا معیار تسخیر ماہتاب نہیں بلکہ تسخیر نفس ہے۔

پچھلے کئی ماہ سے بھارت جانے والے مطبوعات رسائل اور اخبارات پر پابندی ہے جبکہ بھارت سے اکّا دکّا رسائل اور مطبوعات آجاتے ہیں اس سلسلہ میں محکمۂ ڈاک سے رجوع کیا گیا، اخبارات میں مراسلات بھیجے گئے، مگر اب تک کوئی تسلی بخش صورت ظاہر نہیں ہوئی۔ بھارت کے مظلوم و مقہور مسلمانوں سے رابطہ کی یہی ایک صورت تھی اور ایسے نازک حالات میں تو اور بھی زیادہ طرفین کے مسلمانوں کو ایک دوسرے کے خیالات اور حالات سے آگاہ رہنا ضروری تھا، ہمیں معلوم نہیں حکومت کی کونسی حکمت عملی اس بات کی محرک بنی ہے، مگر احمد آباد اور گجرات کے مسلمانوں پر زبانی چیخ و پکار کرنے والوں نے اس موٹی سی بات کو بھی نہیں سوچا کہ اسکے ردعمل میں بھارت بھی اسطرح پابندی لگا سکتا ہے، جسکے نتیجہ میں بھارت کے علمی تبلیغی اور دینی اداروں کو جو مادی نقصان پہنچے گا وہ تو ایک طرف، دونوں طرف کے مسلمانوں کا ایک دوسرے سے کلّی طور پر منقطع ہونا کتنا نقصان دہ ثابت ہوگا۔ پھر دونوں طرف کے اکابر علماء اور مفکّرین کے خیالات سے شغف رکھنے والے مسلمان دونوں طرف موجود ہیں، ان حالات میں یہ مسئلہ وزارت داخلہ اور وزارت مراسلات کی فوری توجہ کا مستحق ہے، ہمیں حیرت ہے کہ ہمارے یہاں کے پریس بالخصوص علمی اور دینی حلقے بھی اس بارہ میں کیوں قطعی خاموش ہیں۔؟

واللہ یقول الحق وھو یھدی السبیل۔

سمیع الحق

© rasailojaraid.com